داعی کبیر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

احترامِ انسانیت اور آدمیت کی ضرورت

اگر اس ملک میں تشدد جاری رہا تو یہ تباہ ہو جائیگا۔ ملک اس کشتی کے مثل ہے جس میں ہم سب سوار ہیں۔ آج ہم میں سے ہر شخص اپنے مفاد کے لئے اس کے پیندے میں سوراخ کر رہا ہے لیکن یہ کشتی ڈوبے گی تو نہ آپ بچیں گے نہ ہم، اس لئے اپنے اس ملک کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہم سب قبول کریں۔ میں اس موقع پر اپنے دل کی بے پناہ خوشی کو چھپا نہیں سکتا جو ایک مختصر اطلاع پر آپ ہماری باتیں سننے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں، اس سے اطمینان ہوتا ہے کہ انسانیت ابھی زندہ ہے، ایسا نہیں ہے کہ کوئی بات جو خلوص کے ساتھ کہی جائے اور انسانیت کے ناطے دعوت دی جائے تو اسے سننے والے نہ ملیں، لہٰذا ہمارے لئے مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے، جیسا کہ ہمیں یاد ہے ایک بار ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے دہلی میں جبکہ چھرے چل رہے تھے، ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ٹیگور کا یہ جملہ نقل کیا تھا کہ جب کوئی نیا بچہ جنم لیتا ہے تو گو وہ اس بات کا اعلان کرتا ہوا آتا ہے کہ خدا ابھی اپنے بندوں سے مایوس نہیں ہوا ہے۔ آپ سوچیں کہ اگر کسی جگہ پر یہ معلوم ہو جائے کہ وہاں سانپ چیتے، انسانوں کو چیرنے پھاڑنے میں مصروف ہیں، قاتل اور ڈاکو لوٹ مار کر رہے ہیں تو کیا کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو وہاں بھیجنے کے لئے تیار ہوگا؟ لیکن خدا آج بھی نئے معصوم بچوں کو دنیا میں بھیج رہا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ ابھی اپنی اس دنیا سے مایوس نہیں ہوا ہے، البتہ ہمارا رویہ بتاتا ہے کہ کبھی کبھی ہم آج کے حالات سے مایوس ضرور ہو جاتے ہیں۔

آج سائنس و ٹیکنالوجی اور علم و دانش کے میدان میں انسان بڑے بڑے کارنامے انجام دے رہا ہے، اس کا دارومدار اس امید پر ہے کہ ابھی اس دنیا کو اور انسانوں کو باقی رہنا ہے لیکن جس دن انسان انسان سے مایوس ہو جائیگا، یہ مہذب اور ترقی یافتہ شہر انسانوں کی بستی نہیں، وحشت ناک جنگل ہو جائیں گے۔

جو لوگ دوسروں کی خوشی اور غم میں شریک نہیں ہوتے، اسے محسوس نہیں کرتے، وہ آدمی نہیں پتھر کہے جانے کے مستحق ہیں، میں تاریخ کا طالب علم ہوں، دنیا کے اگلے پچھلے واقعات سے نتائج نکالتا ہوں

آج کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ملک کی فضا معتدل اور نارمل ہو۔

انسانوں کے دو گھر ہوتے ہیں ایک اس کا چھوٹا گھر ہوتا ہے، وہ محل ہو یا جھونپڑا، اور ایک اس کا بڑا گھر ہوتا ہے جو اس کا ملک ہے، انسان کی قسمت ان دونوں گھروں سے وابستہ ہے لیکن افسوس کہ ہم اس بڑے گھر کو گھر نہیں سمجھتے، اگر اس بڑے گھر میں انس محبت اور اتحاد نہیں تو چاہے ہم اپنے چھوٹے گھر کو لوہے کا کیوں نہ بنالیں، اس کے گرد فصیلیں کیوں نہ کھڑی کر دیں وہ محفوظ نہیں رہ سکتا۔ چھوٹے گھر میں زندگی کا حقیقی مزہ چکھنا چاہتے ہیں تو اس بڑے گھر کے ماحول کو پرسکون اور خوشگوار بنانا ہوگا۔ میں اس موقع پر خدا کے پیغمبروں کا نام بے تکلف لونگا جو کبھی اپنا چھوٹا گھر نہیں دیکھتے بلکہ پوری انسانیت کو اپنا گھر اور کنبہ سمجھتے تھے، میں نے ناگپور میں ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ کسی ملک کے لئے یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو دیکھ کر بجائے خوش ہونے کے فکر میں ڈوب جائیں اور سوچیں کہ کل ان کا کیا ہوگا ؟ کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ اچانک پاگل پن کا کوئی طوفان اٹھے، ان "معصوم" بچوں کو کچل کر اور جلا کر چلا جائے جب سے انسانی تہذیب اور تاریخ کا پتہ چلا ہے، ہر زمانہ میں بچوں کی معصومیت کا احترام ہوتا رہا ہے اور ان کے ساتھ انسان پیار کے جذبات کا اظہار کرتا آیا ہے چاہے وہ اپنا بچہ ہو یا دوسروں کا۔ دنیا میں وحشت و جہالت کے تاریک دور گذرے ہیں، ان میں بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا گیا، کیونکہ وہ کمزور ہیں اور اپنا دفاع نہیں کرسکتے لیکن آج ہمارے سماج میں اس کو بھی جائز کر لیا گیا، اس میں ہندو مسلمان کا فرق نہیں، جس طرح بیماریاں مذہب اور ہر فرقے کو نہیں دیکھتیں اسی طرح اگر مسلمان برائی کرتا ہے تو بھی قابل مذمت ہے، اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس مہاپاپ سے لوگوں کو روکیں، ایک دوسرے پر بھروسہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ دولت ہے کہ انسان ایک دوسرے پر بھروسہ کرتا ہے، جس دن یہ بھروسہ ختم ہو جائیگا، اس دن سب کچھ ختم ہو جائیگا۔ بھروسہ اس طرح ہو کہ ایک مسلمان محلہ میں کسی ہندو کو چھوڑ دیا جائے اور اسطرح ایک ہندو محلہ میں ایک مسلمان کو چھوڑ دیا جائے تو اس کو محفوظ تصور کر لیا جائے۔ پھر تجربات پر مجبوراً اس کو برا سمجھ لیا جائے اور اصل یہی ہے کہ انسان کے ساتھ حسن ظن سے کام لیا جائے، اس کے متعلق اچھا خیال کیا جائے لیکن ہمارے موجودہ سماج میں سیاست کی راہ سے بدگمانی پیدا کی گئی ہے، آپ نے اپنے ووٹروں سے وعدہ کر لیا اور پورا نہیں کیا اور بار بار وعدے کے باوجود جب ایفا نہیں کریں گے تو یہ خیال کر لیا جائیگا کہ سیاستدان ایسے ہی ہوتے ہیں۔

دوستو! ہمیں انسان کی، اخلاق کی اور بھلمناہٹ کی ضرورت ہے، آدمیت کی ضرورت ہے، ہم آپ کے دلوں پر دستک دے رہے ہیں کہ خدا کے لئے اٹھئے اور ملک کو تباہی و بربادی سے بچانے کی کوشش کیجئے ورنہ ہم اور آپ دونوں تباہ ہو جائیں گے، اس ملک کا نام اونچا کر کے ہمیں اپنی زندگی کا استحقاق ثابت کرنا ہے ★ ★